سوال

(151) امام ایک مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا بعد میں دوسرا مقتدی آکر ملا توامام دونوں پاؤں اٹھا کر آگے بڑھ گیا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، جب دوسرا مقتدی آن کرملا توامام دونوں پاؤں اُٹھا کر داسہ پر جا کھڑا ہوا۔ مولانا اسمٰعیل صاحب قدس سرہ نے درس عام میں فرمایا تھا کہ اگر امام کا نماز میں پاؤں لٹھے تو نماز جاتی رہے گی۔ پس درصورت مرقومہ بالا نماز رہی یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ اگر امام ایک یا دوقدم آگے بڑھ گیا، تو نماز نہیں جاتی، جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ ا لومشی فی صلوتہ مقدار صف واحد لم تفسد صلٰوتہ ولوکان مقدار صفین ان مشی دفعۃ واحدۃ فسدت صلوتہ وان مشی الی صف ووقف ثم الٰی صف لاتفسد کذافی فتاوٰی قاضیخاں اوراشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں مرقوم ہے۔
ترجمہ: اگر نمازکی حالت میں ایک صف کے برابر چلے تواس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اوراگر دوصف کے برابر ایک ہی دفعہ چلے تو نماز فاسد ہوجائے گی اورایک صف کے برابر چل کر ٹھہر جائے پھر ایک اورصف آگے بڑھ جائے توبھی نماز فاسد نہ ہوگی۔
۲ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت
ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز میں مشغول ہوتے اوردروازہ بند ہوتا، میں آکر دروازہ کھٹکھٹاتی، توآپ چند قدم چل کر دروازہ کھول دیتے اورپھر اپنے جائے نماز پر واپس چل جاتے۔ مکان کا دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ یعنی آگے بڑھنے اورواپس آنے میں منہ قبلہ ہی کی طرف رہتا اورمکان تنگ تھا۔ یعنی ایک دوقدم چلتے تھے، اورظہیریہ میں ہے کہ اگر سورج بادل سے نکل آئے اورگرمی زیادہ ہوجائے۔ توسایہ کی طرف نمازی ایک دوقدم چل کر جا سکتا۔ واللہ اعلم
پس طلب کردم کشان در رافمشی ففتح لی پس راہ رفت آنحضرت پس بکشاد درر برائے من یعنی ازاں جاکہ برائے نماز ایستادہ بودقدمے چند زدد بکشا درراثم رجع الی مصلاہ پستر باز گشت بجائے کہ نماز میں گذاردد ذکرت ان الباب کان فی القبلۃ وذکر کرو عائشہ کہ درخانہ بوددرجانب قبلہ یعنی تردآمدن آنحضرت بکشادن درتحول ازقبلہ لازم نیامدبرگشتن بمصلا باز پس رفتن بودپس درآمدن وبرگشتن استقبال قبلہ بحال خودبود، ونیز گفتہ اندکہ خانہ تنگ بودوگنجائش زیادہ بریک دوخطوہ نداشت رواہ احمد وابوداؤدوالترمذی وروی النسائی نحوہ دنیز نقل از خلاصہ کردہ است کہ اگر مردے امامت می کندیک کس راودرین میان ثالثے درآمداقتداء کرد وپشترقت، اگرمقدار آنچہ میان صف اول وامام می باشد رفت فاسد نمی گردو، ونیز اگر در نماز مشی کند، اگرمقدار صف واحد رود فاسد نمی گردد، واگر مقدار وصف رود بدفعہ واحد فاسد می گردد واگر مشی مقدار ایک صف کردآبایستاد وبازتا صف دیگر رفت باز بایستاد فاسد نمی شود وازفتاوٰی ظہیریہ آوردہ است، کہ مختار آن است، کہ اگر بسیار گردد فاسد است ودرحاشیہ شمنی بعلامت ظہیریہ نوشتہ است، کہ اگر نماز درتاب درآمد گرمی آن ایذا می کند ااگر بجانب سایہ رود بقدر دوگام فاسد نہ گردد، کذافی المشکوٰۃ داشعۃ اللمعات، تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
اورفرمانا مولانا محمد اسماعیل صاحب محدث علیہ الرحمۃ کا بجا اورراست ہے۔ مطلب ان کے بیان کا یہ ہے، کہ ایک دوقدم سے زیادہ اگر امام آگے بڑھے، تو نماز فاسد ہے، اورایک دو

قدم عفو میں داخل ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیر ی اور مشکوٰۃ شریف اور اشعۃ اللمعات سے واضح ہوچکا ہے، واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 3ص 49-50

محدث فتویٰ